بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۳ ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۲۲ صلح ۱۳۴۹ھش - ۲۲ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ وہ صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے

جب وہ خاص تعہد سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ صداقت کے اعلیٰ اصول اور حقائق اس پر کھول دیتا ہے

"صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دُور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا نہ جھوٹی گواہی دوں گا اور جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹی کلام نہ کروں گا، نہ لغو طور پر نہ کسب خیر کے لئے نہ دفع شر کے لئے یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے اور وہ عمل اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے آگے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے خواہ یہ اس کے مونہہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالیٰ جو مبدء الفیوض اور صدق اور راستی کا چشمہ ہے اس کو ضرور مدد دے گا اور صداقت کے اعلیٰ اصول اور حقائق اس پر کھول دے گا۔" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء صـ۵)

"جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں اَلْحَیُّ اور اَلْقَیُّوْمُ۔ اَلْحَیُّ کے معنے ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ اَلْقَیُّوْمُ خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہیں دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورہ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء صـ۵)

"اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے صاف پایا جاتا ہے کہ کچھ نہیں چاہتے تیری عبادت کرتے ہیں اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے دعا کرتے ہیں گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور لَنَبْلُوَنَّکُمْ کو ملایا ہے نَعْبُدُ تو یہی ہے کہ بھلائی برائی کا خیال نہ رہے سلب اُمید و اماتی ہو۔ اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں دعا کی تعلیم ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء صـ۱۴)

"اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں جہاں الرَّبِّ، الرَّحْمٰنِ، الرَّحِیْمِ، مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے حسن و احسان کی طرف سے تحریک ہوتی ہے وہاں انسان کی عاجزی اور بے کسی بھی ساتھ ہی محرک ہوتی ہے اور وہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ اُٹھتا ہے۔"
(الحکم ۲۶ جولائی ۱۹۰۸ء صـ۳)

اخبارِ احمدیہ

75

ـ ربوہ ۲۱ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ـ ربوہ ۲۱ صلح۔ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت کئی روز سے علیل ہے۔ بخار اور کھانسی کی شدید تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ـ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب پرنسپل بشیر ہائی سکول کمپالہ کو ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت بچی کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

ـ ربوہ ۲۱ صلح۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی آرام ہے۔ کئی دن سے بخار نہیں ہوا البتہ کمزوری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ابھی چلنے پھرنے کی اجازت نہیں دی۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے۔

ـ ربوہ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر عرصہ سے بعارضہ [illegible] اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اب پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ تو ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کریں۔

ـ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب آف فضل عمر ہسپتال ربوہ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الحکیم عائشہ نے (جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہیں) امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے (انگلش) کا امتحان اعلیٰ سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کی یہ کامیابی خود ان کے لئے ان کے خاندان اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اسے مزید ترقیات کا خیمہ بنائے اور انہیں خدمتِ دین و خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ صلح ۱۳۴۹ھش

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اشیاء کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مادی دنیا کے سرسری ملاحظہ سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ جب تک دو چیزیں آپس میں نہ ملیں کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ پانی دو گیسوں سے مل کر بنتا ہے۔ اسی طرح آگ نہیں جلتی جب تک دو گیسیں نہ ملیں۔ مثبت اور منفی بجلی ملتی ہے تو شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نظامِ کائنات کے ظہور اور ترقی کے لئے یہ اصول بنایا ہے کہ دو اشیاء مل کر نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ ہم اس اصول کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے سرسری نظر سے بھی یہ اصول صحیح معلوم ہوتا ہے۔

انسانی زندگی ایک نہایت پیچیدہ حقیقت ہے۔ عام طور پر زندگی کے تمام مسائل محض عقل سے حل نہیں کئے جا سکتے۔ البتہ جب "زوج زوج" یعنی جوڑے جوڑے کا اصول لگایا جائے تو زندگی کے پیچ در پیچ مسائل کا حل نکل سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی مقامات پر "زوج زوج" کے اصول کو چسپاں کر کے اسلامی زندگی کے بہت سے مسائل حل فرمائے ہیں۔

عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے عقلمند لوگ زندگی کے مسائل کو صرف عقل سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دنیا میں زندگی کا توازن درہم برہم ہو گیا ہے۔ عیسائی فرقوں کے باہم جنگ وجدل کی وجہ سے یورپ نے روحانی عوامل کا انکار کر دیا اور تمام علوم و فنون کی بنیاد عقل پر رکھ دی یہاں تک علم الاخلاق کے لئے بھی عقلی بنیادیں معلوم کرنے کی کوشش کی گئی اس کا اگرچہ اصولی طور پر بہت نقصان ہوا ہے تاہم ایک حقیقت واضح ہو گئی ہے جو یہ ہے کہ محض عقل سے انسان زندگی کے تمام مسائل حل نہیں کر سکتا۔ عقل ایک شئے ہے جب تک "زوج زوج" کے اصول کے مطابق اس کے لئے کوئی دوسری شئے نہ ہو عقل راہِ راست پر نہیں چلا سکتی۔ یعنی جب تک دونوں نہ ملیں زندگی کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ جس طرح آنکھ کا بینا ہونا بغیر بیرونی روشنی کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ایک شخص کی بینائی تو بہت اچھی ہو لیکن اندھیرے میں اس کا بہت اچھا ہونا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ جب تک روشنی نہ ہو اچھی بینائی بے فائدہ ہے۔ اسی طرح اگر روشنی تو ہو مگر آنکھ کا نور نہ ہو تو انسان اندھا ہوتا ہے۔ خواہ بیرونی روشنی کتنی بھی تیز ہو اگر آنکھ کا نور مفقود ہے تو اس روشنی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اندھا آدمی اس روشنی سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ انسان صرف اس وقت دیکھ سکتا ہے جب اس کی آنکھ کا نور بھی صحیح ہو اور بیرونی روشنی بھی موجود ہو۔ اگر ان دونوں میں سے ایک نہ ہو تو دیکھنے کا فعل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسانی زندگی کے حقیقی راز اس وقت تک نہیں کھل سکتے جب تک عقل کے ساتھ آسمانی نور یعنی الہام نہ ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں:۔

"سو ان قسموں میں یہی قانونِ قدرت اللہ تعالےٰ پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم غور کر کے دیکھو کہ کیا خدا کا یہ محکم اور دائمی قانونِ قدرت نہیں کہ زمین کی تمام سرسبزی کا مدار آسمان کا پانی ہے۔ سو اِس پوشیدہ قانونِ قدرت کے لئے جو الہامِ الٰہی کا سلسلہ ہے یہ کھلا کھلا قانونِ قدرت بطور گواہ کے ہے سو اس گواہ سے فائدہ اٹھاؤ اور صرف عقل کو اپنا رہبر مت بناؤ کہ وہ ایسا پانی نہیں جو آسمانی پانی کے سوا موجود رہ سکے جس طرح آسمانی پانی کا یہ خاصہ ہے کہ خواہ کسی کنویں میں اس کا پانی پڑے یا نہ پڑے وہ اپنی طبعی خاصیت سے تمام کنووں کے پانی کو اُوپر کو چڑھا دیتا ہے۔ ایسا ہی جب خدا کا ایک الہام یافتہ دنیا میں ظہور فرماتا ہے تو خواہ کوئی عقل مند اس کی پیروی کرے یا نہ کرے۔ مگر اس الہام یافتہ کے زمانہ میں خود عقلوں میں ایسی روشنی اور صفائی آ جاتی ہے کہ پہلے اس سے موجود نہ تھی۔ لوگ خواہ نخواہ حق کی تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور غیب سے ایک حرکت ان کی قوتِ متفکرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ تمام عقلی ترقی اور دلی جوش اس الہام یافتہ کے قدم مبارک سے پیدا ہو جاتا ہے اور بالخاصیت زمین کے پانیوں کو اُوپر اُٹھاتا ہے جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ اُبال آیا ہے تو اُٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶۸، صفحہ ۱۶۹)

(باقی)

قطعہ

بہت ہیں قمقمے بجلی کے روشن
تجلّی سے تہی سینہ ہے یارب!
نہ سوزِ شب نہ اشکِ صبحگاہی
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے یارب!

(سعید احمد اعجاز)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

علم الادیان (روحانی علوم) کا ارفع مقام

(مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب حیدرآباد سندھ)

عصر حاضر کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع ثابت کرنا چاہیئے نہ کہ متبوع"

"پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ کو حاصل کرو اور بڑی جد و جہد سے حاصل کرو"۔

"لیکن مجھے تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم میں ہی یکطرفہ پڑ گئے۔ اور ایسے منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے۔ وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ الٹا اسلام کو ان علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی و قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۶۸ و ۶۹)

چند روز قبل الفضل میں ہیڈ آف دی سائنس ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کی دردمندانہ اپیل احباب جماعت کے نام شائع ہوئی تھی۔ اس میں انہوں نے قرآنی فرمودہ تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے ماتحت مخلصین جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والے اعلیٰ دماغ اور عمدہ صلاحیتوں کے مالک ہونہار بچوں کو ربوہ کالج میں بھجوائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں اس کا یہ مقصد تھا۔ کہ قوم کے جگر گوشے بیک وقت علم الابدان (سائنسی علوم) اور علم الادیان (روحانی علوم) حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جو سہولت آج سلسلہ کے پاک مرکز ربوہ میں موجود ہے۔ وہ سہولت روئے زمین کے کسی اور حصہ میں میسر نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا ارشاد کے بعد دنیا کے چوٹی کے سائنسدان (گویا مغربی سائنسدانوں کے جد امجد) مسٹر ایڈیسن جس کی موت پر امریکہ کی تمام روشنیاں سوگ کے طور پر نصف گھنٹہ کے لئے بند کر دی گئی تھیں کا اپنا اعتراف درج کرتا ہوں جو معزز قارئین کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ وہ کہتا ہے۔

Of course there is an Inspiration But there are seventy perspirations

کہ یقیناً ایک الہام (ایسی راہ نما) ہوتا ہے۔ مگر ستر پسینوں کے بعد۔

گویا ایڈیسن نے جس ارتقاء کا ذکر کیا ہے وہ الہام الٰہی کی تعریف میں نہیں آتا۔ مگر غیر محسوس طور پر اسے روحانی حقیقت کا قائل سمجھا جا سکتا ہے۔ ایسا ارتقاء جو محض مادی حقائق سے متعلق ہو۔ الہام الٰہی کی طرح راہ نمائی ضرور کرتا ہے۔ کیونکہ دونوں میں یہ مماثلت ہے کہ وہ بظاہر ظاہری اسباب سے مبرا ہوتے ہیں۔

تقریباً ۲۰ سال کی جد و جہد اور کاوشوں سے خلائی انسان چاند تک پہنچ پائے ہیں۔ اگر ۲۰ سال کو ایک یونٹ Unit تصور کر لیا جائے تو نقشہ یہ بنتا ہے کہ ۲۰ سال کی کاوشوں کے بعد دوسرے بیسیوں ہی سائنسدانوں کی مدد اور ۲۰ ارب ڈالر کے خرچ سے سائنسدان زمین سے قریب ترین ایک سیارہ (چاند) سے ۲۰ سیر مٹی لائے ہیں۔

اس کے بالمقابل روحانیت کے شہنشاہ سید خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم آج سے ۲۰ سال × ۷۰ گنا = ۱۴۰۰ سال قبل رویت باری تعالیٰ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ جہاں آدم زاد تو کیا فرشتوں کا گزر نہ تھا۔

الغرض اگر سائنسی علوم اور روحانی علوم والوں کے حاصل مقصد۔ ان کی کامیابیوں اور achievements کا مقابلہ اور موازنہ کیا جائے۔ تو ان کے مابہ الامتیاز زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔

دونوں کے مابہ الامتیاز ایک اور نکتہ قابل توجہ ہے۔ کہ سائنسی علوم والے جہاں اپنی کامیابی یا حصول مقصد کے لئے قدم قدم پر دوسروں کی مدد تعاون کے محتاج اور گویا دست نگر ہوتے ہیں۔ وہاں روحانی علوم کے وارث اہل اللہ مرد خدا میدان میں اکیلے ہی شیر نظر آتے ہیں۔ وہ سائنسدانوں کی طرح دوسروں کے محتاج نہیں ہوتے۔ بلکہ ساری دنیا ان کی محتاج ہوتی ہے۔ اور وہ ظل اللہ فی الارض اپنے رب العالمین کی طرح کل نسل انسانی کے لئے رحمت کا ایک سایہ ہوتے ہیں۔ اور دنیا ان کے آستانہ پر ایک سکینت حاصل کرتی ہے۔ اور قرآنی فرمودہ صلاتک سکن لھم کی زندہ مثال آج ہمارے اپنے درمیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود میں موجود ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج کل جنگ زمانہ کا فیشن بن گئی ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے مطابق چودھویں صدی نیز دور قمر یعنی اس زمانہ میں کہ جب چاند ہی کی باتیں ہر طرف ہوتی ہونگی۔ زمین تو ایک طرف رہی۔ آفاق یعنی بلندیوں کو بھی فتنہ و شر سے پر کر دیا جائیگا۔ جنگ کی ہی مثالوں سے مضمون واضح کرونگا۔ تا روحانی علوم والوں کی achievements کا اندازہ ہو سکے۔ جو سیکنڈوں اور منٹوں میں ہی تکمیل پذیر ہوئیں۔ اور گویا کُنْ فَیَکُوْنُ کا ہی نظارہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔

۱۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلوار سونت کر قتل کے لئے آگے بڑھنے والے سراقہ بن مالک کو کسریٰ کے کنگن پہننے کی بشارت دینا

۲۔ جنگ بدر میں گھمسان کی لڑائی کو مٹھی بھر ریت پھینک کر مسلمانوں کی فتح میں تبدیل کر دینا۔

۳۔ جنگ خندق میں پتھر توڑتے وقت پتھروں سے نکلے ہوئے شعلوں سے فاقہ زدہ مسلمانوں کو قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے مفتوح ہونے کی بشارت دینا

۴۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ دیتے ہوئے اسلامی جرنیل کو "یا ساریۃ الجبل" کی آواز دے کر مسلمانوں کی فتح کو تبدل بہ فتح کر دینا۔

۵۔ آج ہماری آنکھوں کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دنیا کے جابر ترین بادشاہ زار روس کے باحال زار ہونے کی خبر دینا۔ اور دشمنان اسلام ڈوئی اور لیکھرام کا خدائی عذاب و قہری تلوار سے ہلاک کیا جانا۔

۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا جنگ عظیم میں مکمل تباہی سے بچنے کے لئے انگریزوں کے لئے ۲۸۰۰ ہوائی جہازوں کی ضرورت کی پیشگوئی فرمانا۔

۷۔ نیز مصر میں دو دفعہ انگریزوں (اتحادی فوج) کا برمن افواج سے شکست کھانے کے بعد بالآخر فتح پا جانے کی خبر دینا۔

۸۔ الہام Abdication (معزولی) کی خبر دینا۔ جس کی ابتدا شاہ بلجیم سے ہوئی

عشق قرآن و نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

ز عشاقِ قرآن و پیغمبریم
بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷)

ترجمہ:- ہم قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں میں سے ہیں اسی پر ہم اس دنیا میں آئے ہیں۔ اور اسی حالت میں ہم اس جہان سے گزر جائیں گے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

اور آج دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں بچا۔ جہاں کی حکومتیں اس سے متاثر نہ ہوئی ہوں۔ گویا اس الہام نے تو روئے زمین ہی کی حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے

مذکورہ بالا ایسے امور ہیں کہ سائنسدان ان کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ اور وہ اپنے آپ کو علم الادیان والوں کے مقابل پر ستر گنا پستی میں ہی محسوس کریں گے۔ العظمۃ للہ ولرسولہ وللمومنین

اس کے برعکس آج دنیا کی سب سے طاقتور حکومت امریکہ جو ان سائنسدانوں کی گویا مرکزی حکومت ہے ایک معمولی سی ریاست ویٹ نام میں جس طرح ہزیمت پر ہزیمت اٹھا رہی ہے۔ اور کھربوں ڈالر خرچ کرنے اور شاید لاکھوں سپاہیوں کی قربانی دے کر بھی اس کی یہ کیفیت ہے۔ کہ گھر سے روٹھے ہوئے دھوبی کی طرح بیل کی دُم پکڑ کر گھر واپس لوٹنے کے بہانے تلاش کر رہی ہے۔

اور یاد رہے کہ اہل اللہ کی تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا۔ وہاں ہمیشہ یہی کیفیت رہی ہے کہ زلزالاً شدیداً کے بعد جب انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھتی ہوئی چیز پا کر متیٰ نصر اللہ پکارا تو سچے وعدوں والا خدا الآ ان نصر اللہ قریب کہتا ہوا ان کی مدد کو دوڑتا ہوا آیا اور ان کو کبھی ایسا روز بد دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔

مجھے یقین ہے کہ موازنہ کی یہ چند سطور ہمارے مخلص نوجوانوں کے لئے بجائے دنیا کے سائنسدانوں کی ترقیات سے مرعوب ہو کر احساس کمتری کا شکار ہونے کے مہمیز کا کام دیں گی۔ کہ ان کے لئے قرآن پاک کی دعا رب زدنی علما اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اطلبوا العلم لو کان بالثریا کے ساتھ امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا رب زدنی علما رب ارنی حقائق الاشیاء بھی موجود ہے۔ حقائق الاشیاء کے معنی خواص الاشیاء یعنی سائنسی علوم حضور نے خود فرمائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ما ینطق عن الھوی کے ماتحت مشیت ایزدی سے فرمایا تھا۔ کہ

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

گویا ہمارا چاند "قرآن پاک" ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے (شق القمر) اور پاؤں تلے روندے جانے کے اندیشوں سے پاک ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ میاں عزیز احمد صاحب (آف ایزنک سٹوڈیو) محمد نگر لاہور ۱۷ جنوری کو ساڑھے آٹھ بجے شب بعمر ۵۲ سال وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم سید سردار شاہ صاحب آف شاہ مسکین کی بیٹی اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد پی ایچ ڈی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ بہت مخلص احمدی موصیہ اور لجنہ اماء اللہ لاہور کی سرگرم رکن تھیں۔

مرحومہ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا جہاں پر مورخہ ۱۸ جنوری کو بعد نماز مغرب محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

چھ لڑکیاں اور تین لڑکے مرحومہ نے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے صرف ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کے بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے۔ اور مرکز منتظر ہے مجالس خدام الاحمدیہ اس ماہ کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔ اس لئے جن مجالس کی طرف سے رپورٹ کارگزاری نبوت اور فتح (نومبر اور دسمبر) مرکز کو نہیں بھجوائی گئی۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد مرکز کو بھجوائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"نگر پارکر (سندھ) میں وقف جدید نے بہت ہی عمدہ کام کیا ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

وقف جدید کے زیر اہتمام ہندوؤں میں تبلیغ کا مالی فنڈ فوری طور پر مضبوط کیا جاوے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر وقف جدید کے معلمین کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان معلمین نے باوجود بے سروسامانی کے تبلیغ اسلام کے کام میں قابل تعریف کوشش کی ہے۔ اور علاقہ نگر پارکر (سندھ) میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے سینکڑوں بیعتیں ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلام اور احمدیت کے نام لیواؤں اور شیدائیوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔

احباب کو علم ہوگا کہ وقف جدید کا مقصد ہی یہ ہے کہ قریہ قریہ ایسے معلمین پیدا کئے جاویں۔ جو قرآن مجید کی تعلیم کو عام کریں۔ اور احمدیت اور اسلام کے رنگ میں ہر نفس کو ایسے طور پر رنگ دیں کہ وہ اسلام کی خاطر بے دریغ قربانی کے قابل ہو سکیں۔ اس مقصد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وقف جدید کو مالی طور پر مضبوط بنایا جاوے۔ تاکہ ہر سال ہم معلمین کی ایک وافر تعداد کو ٹریننگ دے سکیں۔

پس احباب اس ضمن میں اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور فوری طور پر اپنے اپنے عطیہ جات وقف جدید کے لئے مرکز میں ارسال فرماویں۔

(ناظم مالی وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان

جن جماعتوں میں ناظرہ قرآن مجید اور ترجمہ پڑھانے کے لئے کسی دوست کی ضرورت ہو وہ جملہ کوائف سے مطلع فرماویں۔ نیز یہ کہ وہ اس سلسلہ میں کس قدر امداد پیش کر سکیں گے۔ تاکہ دفتر ان کے لئے پڑھانے والے مہیا کرے۔

ابو العطاء جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن

ایک عازم حج کے لئے دُعا کی درخواست

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امسال مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب کاٹھ گڑھی کی درخواست حج منظور ہو گئی ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۷ صلح (مطابق ۲۷/۱) کو سرگودھا سے حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی کامیاب و بامراد مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شبیر احمد (تحریک جدید)

امانت فنڈ تحریک جدید

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں خلافت کا بابرکت نظام

اور

بعض فتنوں کا ظہور

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

تاریخ اسلام کے اوراق کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جب سید الانبیاء فخر المرسلین حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی تو اسلام کو نیچا دکھانے اور مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرنے کی غرض سے کئی ایک بیرونی اور اندرونی طاقتیں مختلف فتنوں کی صورت میں اٹھ کھڑی ہوئیں لیکن اسلام چونکہ خدا تعالےٰ کا نازل کردہ دین ہے۔ ملائکۃ اللہ نے ہر آن اس کی حفاظت فرمائی اور اللہ تعالےٰ نے حضور پُر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے معاً بعد آیت استخلاف کے مطابق مسلمانوں میں خلافت راشدہ کا مقدس اور بابرکت نظام قائم فرما دیا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی سکیموں اور منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ خلافت راشدہ کے عہد سعادت میں خدا تعالےٰ کا پاک دین اسلام پوری سرعت اور شان کے ساتھ عرب کی بستیوں میں ہی نہیں بلکہ دیگر قریب کے متعدد ملکوں میں پھیل گیا اور اس کی نورانی شعاعوں سے دنیا کے ظلمتکدے جگمگا اٹھے۔ اسلام کے عروج و اقبال کو بھلا منافقین کیونکر برداشت کر سکتے تھے انہوں نے درپردہ شرارتیں شروع کر دیں اور بعض فتنوں کو ہوا دینے لگے۔ ان منافق لوگوں کی طرف سے نظام خلافت پر قسم قسم کے اعتراضات شروع ہو گئے لیکن خلفائے راشدین کے خداداد حسن انتظام اور اعلیٰ درجہ کی ذہانت و قابلیت کے مقابل گرد منافقین کی دال نہ گل سکی اور بالآخر خلافت راشدہ کے خلاف جو فتنے برپا کئے گئے تھے ان کا خاتمہ ہو گیا اور اللہ تعالےٰ نے دنیا پر آشکار کر دیا کہ جسے میں خلیفہ منتخب کرتا ہوں دنیا کی کوئی طاقت اسے خلافت سے معزول نہیں کر سکتی اور جو طاقت خلافت حقہ سے ٹکر لیتی ہے آخر کار ذلت و رسوائی کا منہ دیکھتی ہے۔

مولانا وحید احمد صاحب رؤف شیخوپور ضلع بدایوں) اپنی تصنیف اسلام مشرق میں اسی موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"حضرت صدیق اکبرؓ ابھی سنبھلنے بھی نہیں پائے تھے کہ دو فتنے اٹھ کھڑے ہوئے کہ زکوٰۃ معاف کی جائے اور حضرت اسامہ کی فوج کو واپس بلایا جائے اس فوج کے متعلق قلوب میں اعتراض تھا کہ شرفاء پر غلام افسر مقرر کیا گیا اہل شوریٰ نے مشورہ دیا کہ فوج واپس بلالی جائے اور معافی زکوٰۃ کے مطالبہ کو بہ لطائف و حیل ٹالدیا جائے ....۔ مگر جانشین رسول نے اپنی بے بسی کو سمجھنے کے باوجود فیصلہ کیا کہ دونوں مطالبے منظور نہیں کئے جا سکتے صدیق اکبرؓ کی اس منطق کا نام تھا تعمیل حق اور اتباع رسول اپنے اس اصول کی وجہ سے ظاہری اسباب کو نظر انداز کر دیا اور بفضلہ کامیابی حاصل ہوئی۔

حضرت عمرؓ کی فتوحات کا مقصد سوائے اشاعت دین کے اور کچھ نہ تھا اور دنیا قدموں کے نیچے آگئی ان کے بعد زبان قلب سے جدا ہو گئی منافقت کا زور ہوا اور باوجود اتباع رسول کے ذاتیات نے اجتماعیت کو مار بھگایا مرکز سے دور ہونے کا نام انحطاط ہے ایسی حالت میں آخری خلفاء تعمیل حق اور اتباع رسول میں یقیناً صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ سے پیچھے نہیں رہے مگر ان کے اقوال و افعال کو غلط رنگ میں رنگ کر دکھایا گیا ہے ظاہر کی نظر حضرت عثمان غنیؓ کی لاکھ کمزوری بتائے مگر انہوں نے جان دیدی اور اُف نہ کی انہوں نے جنگ سے پرہیز کیا اور باوجود احتیاط رکھنے کے طاقت استعمال نہیں کی وہ نہیں چاہتے تھے کہ فتنہ کو شہ دیں اپنے دور کی حالت کو معترض کے سوال پر اپنے مختصر جواب سے حضرت علی شیر خدا نے خود واضح کیا ہے۔ فرمایا جن کی تم تعریف کرتے ہو ان کے مشیر ہم تھے اور ہمارے صلاح کار تم ہو"۔

(اسلام مشرق میں ص۵۲)

آج چودہ صدیاں گذرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے پھر چاہا کہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ اور مسلمانوں کی روحانی تربیت و اصلاح اور ملی تنظیم کے قیام کے لئے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت کا بابرکت نظام قائم فرمائے سو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم ہے اور موجودہ خلافت ثالثہ کے مقدس دور سے قبل دو عظیم الشان خلیفوں کا کا بابرکت دور خلافت اختتام پذیر ہو چکا ہے اہل دنیا مشاہدہ کر چکے ہیں کہ کس طرح خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے عہد سعادت میں اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت فرمائی ہے۔ اور مبلغین سلسلہ کی بے نظیر جدوجہد اور تبلیغی کارناموں کے نتیجہ میں مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے لیکن یہ ضروری تھا کہ جس طرح اسلام کے دور اول میں خلافت راشدہ کے خلاف بعض خطرناک فتنے رونما ہوئے تھے اسی طرح اسلام کے دور ثانی میں خلافت حقہ احمدیہ کے خلاف بعض فتنوں کا ظہور ہوتا۔ کیونکہ تاریخ اپنے واقعات دہراتی ہے اور قرآن کریم اور دیگر صحف آسمانی سے بھی اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے انبیاء کو ستائے اور دکھ دئے گئے۔ چنانچہ اس حقیقت کا اظہار "چٹان" لاہور بایں الفاظ کرتا ہے۔

"قرآن پاک میں آتا ہے کہ بعض پیغمبروں پر ایسا کڑا وقت بھی آتا کہ اپنی قوموں کے ہاتھوں لاچار ہو کر ان کا نفس یہ سوچنے لگا کہ وہ پیغمبر ہیں یا ان کا نفس انہیں دھوکا دے رہا ہے۔ اللہ کے رسولوں اور نبیوں پر کیا نہیں بیتی؟ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ باطل مٹ گیا ظلم ملعون اور آج حق کے لئے عقیدت اور مظلوم کے لئے ارادت کا نقارہ بجتا ہے مگر سانچ کو آنچ کہاں نہیں پہنچی؟ کیا اللہ کے نبی کو آرے سے نہیں چرا گیا۔ بنی اسرائیل نے اپنے ہی ہادیوں کو ستایا نہیں اور وہ ان کے ہاتھوں آنچ کے الاؤ میں نہیں ڈالے گئے یسوع مسیح صلیب پر لٹکائے گئے کربلا میں کیا ہوا۔ جن اماموں سے آج فقہ اور دین کی رونق ہے اور لوگ ان کی سندوں کو عزیز رکھتے ہیں ان کی زندگی کیونکر گذری؟ سانچ پر آنچ آتی ہی رہی۔ سچ پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا اس کی آنکھوں میں خون اتر گیا ایک کے بعد دوسرا سانحہ سچ ہی کے خلاف رہا"۔

(اخبار چٹان لاہور سالنامہ ۱۹۶۲ء ص۱۳)

جس طرح گذشتہ زمانوں میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کو مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا اور ان پر طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے اور الزامات تراشے گئے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اور خلافت احمدیہ کے دور میں اندرونی اور بیرونی بعض شر پسند عناصر نے فتنے کھڑے کئے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ان فتنوں کو ناکام کیا اور انشاء اللہ آئندہ بھی اگر نظام خلافت کے خلاف کوئی فتنہ سر اٹھائے گا تو اللہ تعالےٰ اس فتنہ کی سرکوبی بھی کر کے چھوڑے گا۔ کیونکہ احمدیت خدا تعالےٰ کا قائم کردہ روحانی سلسلہ ہے اور شجر احمدیت کی آبیاری ہمارا قادر توانا خدا خود کر رہا ہے۔ بھلا جسے خدا تعالےٰ کی حفاظت کا ہاتھ تھامے ہوئے ہو دنیا کی کونسی طاقت اس کو نیست و نابود کر سکتی ہے یہ سچ بات ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا مقدس نظام ہمیشہ رہے گا اور خدا تعالےٰ خلیفہ راشد کا انتخاب خود کرتا رہے گا اور اس کی کوئی طاقت اس خلیفہ کو خلافت سے معزول کرنے پر قادر نہ ہو سکے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک ایمان افروز خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالےٰ تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیجے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اسکے پاس قدرت ثانیہ بھی ہے اور اسکے پاس قدرت رابعہ بھی ہے قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئیگی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئیگی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئیگی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئیگی اور خدا تعالےٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست

بادشاہی اگر سکیم اور مقصد کے رستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا" (الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء) مبارک وہ جو نظام خلافت سے وابستہ ہو کر ان انعامات الٰہیہ کا وارث ٹھہرتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے نظام خلافت سے وابستہ ہونے والوں کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔

محترم ماسٹر رانا محمد بخش صاحب مرحوم

ہر ذی روح کے لئے واپسی کا بلاوا آنا ہے۔ کسی کو موت سے مفر نہیں۔ لیکن بعض اموات ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو ہر سننے والے کو غیر معمولی طور پر متاثر کرتی ہیں۔

اسی طرح کی ایک موت برادرم مکرم رانا محمد بخش صاحب ایم ایڈ کی موت ہے۔ عین جوانی کا عالم ۳۶، ۳۷ سال کی عمر۔ چھ چھوٹے چھوٹے بچے جن میں سے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا جو بمشکل ۳ سال کا ہے۔ جس نے بھی ان کی وفات کی خبر سنی۔ اسی کے منہ سے دعا نکلی اور اس نے درد محسوس کیا۔

ہمارے رانا صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ابھی بی۔ اے پاس بھی نہیں کیا تھا کہ بطور ان ٹرینڈ مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ملازمت اختیار کی بی۔ اے پرائیویٹ پاس کیا۔ سی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا۔ پھر بی ایڈ کلاس میں داخل ہو کر سند حاصل کی۔ اس کے بعد ایم ایڈ کی کلاس میں داخلہ لیا اور کامیاب ہوئے یہ سب ترقی ان کی ذاتی محنت اور شوق کا نتیجہ تھی۔ اس وقت سکول میں وہ سینئر ٹیچر تھے

مہمان نوازی کا ملکہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپ کی زندہ دلی اور خندہ پیشانی کا ہر جاننے والا مداح ہے۔ باوجود مسلسل صدمات اور نہایت الجھے ہوئے حالات کے بھی کبھی مغموم نظر نہ آتے تھے ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھانے کی وجہ سے شاگردوں کا ایک وسیع حلقہ تھا۔ آپ کے شاگرد ہمیشہ آپ کو ایک ہمدرد اور بے تکلف دوست کی طرح ملتے تھے۔ بہت جوشیلے اور دینی غیرت رکھنے والے انسان تھے اپنے قصور کا اعتراف کر لینے میں انہیں ذرا بھر باق نہ ہوتا۔ جب بھی کسی دوست سے کوئی ناراضگی ہوتی۔ اسے معاف کرنے اور کرانے میں ہمیشہ پہل کرتے اسی طرح اگر دو دوستوں میں شکر رنجی دیکھتے تو اپنی گرہ سے کچھ خرچ کر کے بھی ان میں صلح کراتے۔ دوستی کے بہت پکے تھے۔ جن دوستوں سے ان کے تعلقات قائم ہوئے۔ انہیں آخر دم تک نباہا۔ اگر کسی دوست کی طبیعت کو مکدر دیکھتے تو فوراً معذرت کر کے تلافی کر دیتے۔ یکے بعد دیگرے پانچ بچیاں ہوئیں لیکن ہمیشہ خوشی کا اظہار کرتے رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ جسم بہت صحت مند اور پھرتیلا تھا۔ اعضا بہت مضبوط اور توانا تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ آٹھ نو ماہ سے دل کا عارضہ لاحق ہو چکا تھا۔ اور امراض قلب کے ماہرین نے بتایا تھا کہ آپ کا دل اپنی اصلی حالت سے کچھ بڑھ چکا ہے اور اپریشن سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ جو اندرون ملک ناممکن ہے۔ لیکن ان کی جسمانی حالت کو دیکھ کر کوئی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ وہ ایک جان لیوا مرض میں مبتلا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات کی خبر پر کسی کو یقین نہیں آتا تھا۔ ۱۵ دسمبر ۶۹ء کو قافلہ قادیان کے ساتھ قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کو گئے تین چار روز پہلے صحت نسبتاً کمزور تھی۔ واپسی پر معمولی بخار لیکر ۲۲ دسمبر ۶۹ء کو گھر آئے۔ مختصر سی علالت کے بعد ۲۵ دسمبر ۶۹ء بروز جمعرات قریباً ۴ بجے فضل عمر ہسپتال میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۶ دسمبر ۶۹ء بروز جمعہ بعد نماز فجر حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جلسہ سالانہ کی وجہ سے ہزاروں بندگان خدا جنازہ میں شامل ہوئے اور جنازہ کو کندھا دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار چوہدری احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد چوہدری احمد دین صاحب ٹھیکیدار آف ڈیکی ضلع گجرات کا محلہ دارالصدر شرقی ربوہ میں مورخہ سات جنوری ۷۰ء کو انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت سے والد مرحوم و مغفور کے بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالخالق اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

امراء و صدر صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں

مطلوبہ کوائف کے مطابق جلد بھجوائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی بابرکت تحریک تعلیم القرآن کے جواب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جماعت میں خاص توجہ سے نمایاں کام ہوا ہے۔ بچے جوان مرد اور خواتین قرآن کریم ناظرہ با ترجمہ اور با تفسیر پڑھ رہی ہیں اس سلسلہ میں جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں بھی موصول ہو رہی ہیں۔ مگر اکثر رپورٹیں مطلوبہ کوائف کے مطابق نہیں۔ تمام امراء و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل کوائف کے مطابق جلد رپورٹیں ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

	کل افراد جماعت	قابل تعلیم	ناظرہ جاننے والے	باترجمہ جاننے والے	باتفسیر جاننے والے	زیر تعلیم		
						ناظرہ	باترجمہ	باتفسیر
مرد								
خواتین								
میزان								

لجنات کیلئے ضروری اعلان

پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا معیار اول میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر پہلا نصف حصہ ہوگی۔ چونکہ وقت کم ہے اسلئے صرف (۱۰۰) صفحات اس تفسیر کا رب امتحان ہوگا نیز پہلے اعلان کے مطابق امتحان ۲ فروری کی بجائے ماہ فروری کی آخری اتوار کو ہوگا۔ تمام لجنات نوٹ کر لیں اور اپنے ہاں امتحان کی تیاری شروع کروا دیں تا زیادہ سے زیادہ ممبرات امتحان میں شرکت کر سکیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

دینی نصاب برائے کارکنان صدر انجمن احمدیہ

سال رواں ۷۰-۶۹ء کے لئے ذیل کا نصاب مقرر کیا جاتا ہے۔ کارکنان کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اپریل ۷۰ء کے آخری ہفتہ میں امتحان ہوگا۔

(۱) قرآن کریم :- سورۃ اعراف

(۲) علم کلام :- کشتی نوح

(۳) انٹرویو ۲۰ نمبر کا

(ناظر اصلاح وارشاد)

وعدہ کنندگان ایوان محمود کی خدمت میں

گذارش

وعدہ کنندگان برائے ایوان محمود کی خدمت میں گذارش ہے کہ معطی صاحبان کے اسماء گرامی ہال کی دیوار پر کندہ کروائے جا رہے ہیں اگر آپ کے وعدہ میں سے کچھ بقایا ہو تو جلد ارسال فرمائیں تا کہ آپ کا اسم گرامی بھی کندہ کروا دیا جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہنگامہ آرائی کے سدباب کے لئے مؤثر اقدامات

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے جماعت اسلامی کے جلسۂ عام میں ہنگامہ سے متعلق اصل حقائق معلوم کرنے کے لئے مشرقی پاکستان کی حکومت سے مسلسل رابطہ قائم کر رکھا ہے اور آئندہ اس قسم کے واقعات سدباب کے لئے موثر اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امن وامان قائم رکھنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا صوبہ مشرقی پاکستان بھی ہنگامہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کر سکتی تھی۔ بہرحال ریگولیشن نمبر ۶۰ کے نفاذ کے پیش نظر مرکزی حکومت کی یہ دلی خواہش ہے کہ سیاسی سرگرمیاں بلا روک ٹوک جاری رہیں اور کسی شخص کو ان سرگرمیوں میں رخنہ ڈالنے کی جرأت نہ ہو۔

مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۶۰

مارشل لاء کے ضابطہ ۶۰ میں کہا گیا ہے کہ کوئی سیاسی جماعت یا اس کا کوئی رکن کسی کے خلاف نہ تو طاقت استعمال کرے گا نہ ہی دھمکی دے گا۔ نہ ہی کسی پر حملہ آور ہوگا نہ ہی اپنے خیالات کے پرچار کے لئے کسی کو روپیہ دے گا۔ نہ ہی کسی طریقہ سے کسی فرد یا کسی جائداد کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے گا نہ ہی قانون کے تحت قائم ہونے والے کسی ادارے۔ کارپوریشن یا محکمہ کے خلاف مذکورہ کارروائی کرے گا۔ کوئی فرد کسی سرکاری ملازم کے کام میں نہ تو مداخلت کرے گا نہ ایسا کرنے پر کسی کو اکسائے گا نہ ہی متذکرہ ادارہ محکمہ یا کارپوریشن کے کسی فرد کے کام میں مداخلت کرے گا۔

سیاسی رہنماؤں کا مطالبہ

لاہور ۲۱ جنوری۔ ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں جماعت اسلامی کے جلسہ میں جو ہنگامہ ہوا تھا مختلف سیاسی جماعتوں اور سیاسی رہنماؤں نے اس کی مذمت کی ہے۔ متعدد سیاسی رہنماؤں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ امن وامان بحال رکھنے کے لئے موثر کارروائی کرے۔ ہنگامہ آرائی کی تحقیقات کرائی جائے اور مجرموں کو سخت سزائیں دی جائیں ان رہنماؤں نے کہا کہ اس نازک مرحلہ پر اس قسم کے ہنگامے ملک کو جمہوریت کی منزل سے دور لے جائیں گے۔

ڈھاکہ میں احتجاجی ہڑتال

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ ریڈیو پاکستان نے ڈھاکہ میڈیکل ہسپتال کے حکام کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ پرسوں جو زخمی ہسپتال میں داخل کئے گئے تھے ان میں سے ایک اور جاں بحق ہو گیا۔ اس طرح پلٹن میدان کے ہنگامہ میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد دو ہو گئی ہے۔ دوسرے زخمیوں کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ سلیم اللہ میڈیکل ہسپتال میں ان سات افراد کا علاج کیا جا رہا ہے جو ہنگامہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔

دریں اثنا کل ڈھاکہ میں اس واقعہ کے خلاف ہڑتال کے دوران ایک جیپ اور تین پرائیویٹ گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی اور ایک جیپ کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

پرتپاک خیر مقدم

لاہور ۲۰ جنوری۔ اسمٰعیلی فرقہ کے جوان سال سربراہ شہزادہ کریم آغا خان اور ان کی اہلیہ شہزادی سلیمہ کل پشاور سے لاہور پہنچے تو ہوائی اڈے پر ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔

صوبائی گورنر ایئر مارشل نور خان اور بیگم نور خان میر ہنزہ اور بیگم ہنزہ اور اعلیٰ فوجی اور سول حکام کے علاوہ اسمٰعیلی فرقے کے تقریباً ایک سو مقامی شہری آغا خان کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہوائی اڈے پر آئے ہوئے تھے۔

دلچسپ اور مفید طبی تجربات ۱۹

مکرم منشی عبداللہ صاحب کنری معرفت فضل کریم محمد رمضان کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی تھرپارکر تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے آپ سے دمہ کی دوائی، اسٹھما کیور (ASTHAMA CURE) ایک غریب کو کھلائی تھی جو قریب المرگ تھا۔ اس دوائی کے کھانے کے بعد اب بالکل تندرست ہے۔"

قیمت مکمل کورس ۱۲/- ڈاک خرچ ۵/- اسٹاکسٹ اور معالجین کے لئے معقول کمیشن۔ کیور ریڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۔ محل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور، ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گوجر بازار۔ ربوہ۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

مکرم مولوی عبدالمجید صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا پوتا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبداللطیف صاحب کا پہلا بچہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب عمر و دولت نیک صالح خادم دین اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی لڑکی ریحانہ یاسمین نمبر ۱۳ سال۔ ایک ماہ سے بخار چلی آ رہی ہے اس کا بخار نہیں ٹوٹ رہا۔ میری والدہ بھی لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحفیظ خان صدر جماعت احمدیہ۔ منگلا کالونی)

۲۔ میرا لڑکا منور احمد بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد۔ کوٹلی ہرنارائن۔ ڈاک خانہ چھاؤنی سلہریاں ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میری ترقی کا معاملہ زیر غور ہے احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (ملک منصور احمد ۸ ٹمپل روڈ لاہور)

۴۔ میرا لڑکا عزیز عبدالعلی مسعود نمبر ایک سال دو ماہ ۲۴/۱۰ کو وفات پا گیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب نعم البدل اور صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ڈاکٹر عبدالرحیم آف رحیم آباد۔ ڈاک خانہ لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

گمشدہ رقم

مورخہ ۱۸ جنوری کو مجلس ارشاد کے اجلاس کے موقع پر مسجد مبارک ربوہ میں میری کچھ رقم (جو تیرہ روپے کے نوٹوں پر مشتمل تھی) جیب سے گر گئی ہے جس دوست کو ملا ہو وہ ازراہ کرم مجھے پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ

(برکت اللہ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ)

جماعتِ احمدیہ گھانا کا ۴۵ واں جلسہ سالانہ ○ چھ ہزار نمائندہ احباب کی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے روح پرور پیغامات

جلسہ میں گھانا کے متعدد وزراء، ریجنل کمشنر اور مبلغینِ اسلام کی تقاریر

اکرا (بذریعہ تار) ۔ جماعت احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ) کا ۴۵ واں جلسہ سالانہ گھانا کے دارالحکومت اکرا میں تین روز جاری رہنے کے بعد ۱۰ جنوری ۱۹۷۰ء کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ گھانا کے مختلف حصوں سے چھ ہزار سے زائد نمائندہ احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کے روح پرور پیغامات پڑھ کر سنائے۔ گھانا کے دو احمدی وزراء آنریبل ہارون ایسیکو اور آنریبل شانی محمد نیز بعض دیگر مسلمان وزراء، ریجنل کمشنر صاحب اور مبلغین کرام نے جلسہ میں اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس موقع پر احباب جماعت نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں دینی اور جماعتی سرگرمیاں جاری رکھنے کی غرض سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں بھی پیش کیں چنانچہ ۸۰۳۷ سیڈیز (قریباً پونے تین ہزار پونڈ) چندہ جمع ہوا۔ یہ رقم گذشتہ سال کے جلسہ سالانہ پر جمع ہونے والی رقم سے پانچ صد سیڈیز زیادہ ہے۔

گھانا کے اخبارات نے جلسہ کی کارروائی پر مشتمل خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی جلسہ کی خبریں نشر کیں اور اس کے مختلف مناظر کو ٹیلیوائز کیا۔

درخواستِ دُعا

محترم ڈاکٹر غنی محمود احمد صاحب شہید مرحوم کوئٹہ کے بڑے صاحبزادے مکرم لفٹیننٹ احمد مسعود صاحب نے اپنی ملازمت کی پہلی تنخواہ ملنے پر بطور شکرانہ مبلغ ۵۰ روپے بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس پیشکش کو قبول فرمائے اور انہیں حسناتِ دارین سے نوازے۔

(ناظر خدمت درویشان)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ماہ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ابھی سے امتحانات کی تیاری کا انتظام کریں کہ اطفال زیادہ اچھی طرح تیاری کر کے امتحانات میں شریک ہوں۔

(مہتمم اطفال دارالاحمدیہ مرکزیہ)

زمین اور آسمانوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں

زمین اور آسمانوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں وہ جسے چاہتا ہے جو چاہتا ہے دیتا ہے لا راد لفضلہ۔ فرماتا ہے

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (فاطر)

اللہ تعالیٰ جس پر فضل کرنا چاہے اسے کون روکے۔ اور جسے نہ دینا چاہے اسے کون دے۔ وہ ہر چیز پر غالب اور حکمت والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اس کے دیئے ہوئے مال کو دل کھول کر اس کی راہ میں خرچ کیجئے۔ کہ اس کی رضا کے حصول کے لئے یہ بھی ایک طریق ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعا کرو"

(ملفوظات جلد ہشتم)

صدقہ و خیرات تزکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ایک طریق ہے جسے خدا کے مقرب بندے ہمیشہ اپناتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں صدقہ و خیرات کی بھی ایک مد ہے۔ اس مد کی طرف بھی احباب کو توجہ دینی چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا یہ طریق بھی نظر انداز نہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج نیو کیمپس میں ایم ایس سی فزکس کے لئے مندرجہ ذیل عملہ کی فوری ضرورت ہے۔

۱۔ فزکس لائبریری کے لئے ایک ٹرینڈ لائبریرین جو خوش اسلوبی سے لائبریری چلا سکے

۲۔ ایک ٹرینڈ مکینک جو لیتھ اور بنچ فٹنگ وغیرہ کے کام کا بخوبی تجربہ رکھتا ہو۔

ان دونوں آسامیوں پر تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ضرورت مند احباب فوری طور پر درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ہر سال منعقد ہونے والا آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ امسال بھی انشاء اللہ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱ جنوری کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کا یہ ٹورنامنٹ خاص شان کا حامل ہوتا ہے۔ ملک بھر میں اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کی تاریخوں کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ یہ ٹورنامنٹ ہر سال چار سیکشنوں (کلب سیکشن، کالج سیکشن، سکول سیکشن، بیڈی سیکشن) کے تحت کھیلا جاتا ہے۔ امسال بھی ملک کی نامور اور مشہور ٹیمیں اس میں شرکت کر رہی ہیں۔ ان ٹیموں میں گذشتہ سال کی نیشنل چیمپئن ایر فورس کے علاوہ ریلوے پولیس، آرمی اور برادرز کلب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح ۲۹ جنوری کو صبح ۹ بجے گذشتہ سال کی چیمپئن ٹیم ریلوے کے کپتان سید جاوید حسن کریں گے۔ ٹورنامنٹ میں ٹیموں کو شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے جا رہے ہیں۔ مزید تفصیلات ایم اے انور سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

مجلس انصار اللہ لاہور کا اجلاس عام

مجلس انصار اللہ لاہور کا اجلاس عام مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۰ء بروز اتوار دس بجے صبح مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگا۔

اجلاس میں حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور جلسہ سالانہ قادیان (منعقدہ دسمبر ۱۹۶۹ء) کے حالات سنائے جائیں گے۔ لاہور کے جملہ انصار بھائیوں سے التماس ہے کہ پابندیٔ وقت کے ساتھ اجلاس میں شریک ہوں۔ اجلاس ایک گھنٹہ جاری رہے گا۔

(شیخ عبد الوہاب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ لاہور)

رجسٹرڈ ایڈیشن ۵۲۵